سوال

(651)احکام قربانی کے کیا کیا ہیں۔ تفصیلاً بیان فرمادیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

احکام قربانی کے کیا کیا ہیں۔ تفصیلاً بیان فرمادیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اضحیہ یعنی قربانی میں اختلاف ہے کہ واجب ہے۔ یا سنت موکدہ مگر مذہب صحیح و محقق یہی ہے کہ سنت موکدہ ہے۔ اوریہی مذہب ہے جمہور کا اور بخاری نے ایک باب سنت کا اس کی منعقد کیا ہے۔ اوریہی دلائل اس کی سنیت پر ہیں۔ بخوف تطویل اختصار کیا۔ واجب نہیں ہے کیونکہ وجوب پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور نہ کسی صحابہ کرام سے وجوب منقول ہے۔ اور حدیث جو ابن ماجہ میں ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ کہ جو شخص باوجودقدرت کے قربانی نہ کرے۔ وہ ہمارے مصلے میں نہ حاضر ہو۔

"عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ سعة ولم یضح فلا یقربن مصلانا" (رواہ ابن ماجہ)

اول تو اس کے مرفوع ہونے میں اختلاف ہے۔ اصوب یہی ہے کہ موقوف ہے۔ دوسرے اس سے وجوب نہیں نکلتا بلکہ تاکید نکلتی ہے۔ جیسا کچے پیاز وغیرہ کے کھانے میں فرمایا کہ مسجد میں کھا کر نہ آئو۔ حالانکہ بالاتفاق اس سے حرمت نہیں نکلتی۔ اسی واسطے حضرت سے حلت ثابت ہے۔ کما لایخفی علی من لہ فہم سلیم۔ اور سنیت دلائل سے ثابت ہے۔ جن کی تفصیل یہاں اختصار کہ نہیں کی گئی۔

"قال الحافظ ابن حجر فی فتح الباري وکانہ ترجم بالسنة اشارة الی مخالفة من قال بوجوبہا قال ابن حزم لایصح عن احد من الصحابة انہا واجبة وصح انہا غیر واجبة عن الجمہور وعن محمد بن الحسن ہی سنة غیر مرخصة فی ترکہا وقال الطحاوي وبہ فاخذ ولیس فی الاثار مایدل علی وجوبہا انتہی واقرب مایتمسک بہ للوجوب حدیث ابی ہریرة رفعة م وجد معة فلم یضح فلا یقوبن مصلانا خرجہ ابن ماجہ واحمد ورجالہ ثقات لاکن اختلف فی رفعہ ووقفہ والموقوف اشبہ بالصواب قالہ الطحاوي وغیرہ ومع ذلک فلیس صریحا فی الایجاب انتہی ملخصا"

اوراس کے لئے صاحب نصاب زکواة ہونا بھی شرط نہیں۔ بلکہ صرف استطاعت یعنی قدرت ہونی چاہیے۔ جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ مذکور میں ہے۔ کما لایخفیٰ۔ اور اقامت یعنی مسافر نہ ہونا بھی شرط نہیں ہے۔ کیونکہ اس پر بھی کوئی دلیل نہیں ہے۔ بلکہ دلیل سے اس کا خلاف ثابت ہے۔ کہ بخاری نے مسافر کی قربانی کرنے کا ایک باب منعقد کیا ہے۔ اور اس میں حدیث لایا ہے کہ آپ ﷺ نے سفر مکہ میں قربانی کی۔

"باب الاضحیۃ للمسافر والنساء فیہ اشارۃ الی خلاف من قال ان المسافر لا اضحیۃ علیہ انتہی مافی" (فتح الباری)

اس سے صراحتا مستفاد ہوتا ہے۔ کہ اقامت شرط نہیں ہے۔ کما لا یخفیٰ۔ اور مذہب حنفی میں واجب ہے۔ صاحب نصاب وزکواۃ پر جیسا کہ صدقہ فطر میں بشرط اس کے کہ مسافر نہ ہو۔

"الاضحیۃ واجبۃ علی کل مسلم مقیم موسر فی یوم الاضحی علی نفسہ وعن ولدہ واصغار والنساء لما روینا من اشتراط السعۃ ومقدارہ ما یجب بہ صدقۃ الفطر انتہی مافی الہدایۃ ملخصا بقدر الحاجۃ"

اور جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھے۔ اس کو چاہیے کہ جب سے زی الحجہ کا چاند دیکھے تب سے قربانی تک سر وریش کا بال وناخن وغیرہ نہ لے۔

"عن ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایتم ہلال ذی الحجۃ واراد احدکم ان یضحی فلیمسک عن شعرہ واظفا" (رواہ الجماعۃ الا البخاری کذا فی منتقی الاخبار)

اور وقت اس کا بعد نماز کے ہے۔ قبل نماز کے جائز نہیں۔ اور کوئی اگر قبل نماز کے کرے گا تو صحیح نہ ہوگا۔ دوسرا کرنا ہوگا کیونکہ بخاری میں روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ پہلے نماز پڑھے پھر قربانی کرے۔ اور جس نے پہلے نماز کے قربانی کی اس کی قربانی صحیح نہیں ہوئی وہ اس کے کھانے کا گوشت ہے۔ دوسری قربانی کرے۔

"عن البراء قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما نبدا فی یومنا ہذا ان فصلی ثم فرجع فتحر من فعلہ نقد اصاب ستتنا ومن ذبح قبل فانما ہو لحم قدمہ لاہلہ لیسمن النسک فی شیئ" (الحدیث رواہ البخاری)

اور حنفی مذہب میں بھی یہی وقت ہے مگر دیہاتی (1) لوگوں کے لئے وقت

"الاضحیۃ یدخل بطلوع الفجر من یوم النحر الا انہ لا یجوز لاہل الامصار الذبح حتی یصلی الامام العید فاما اہل السواد فیذ بحون بعد الفجر کذا فی الہدایۃ"

ورسن بکری کا ایک سال یعنی ایک سال پورا اور دوسرا شروع اور گائے اور بھینس کے دو سال پورے اور تیسرا شروع اور اونٹ کا پانچ سال اور چھٹا شروع ہونا چاہیے۔ اور بھیڑ ایک سال سے کم کا بھی جائز ہے۔ بشرط یہ ہے کہ خوب موٹا اور تازہ ہو ہو کر سال بھر کا معلوم ہوتا ہو۔ اس لئے کہ حدیث میں آیا ہے کہ سال سے کم کی قربانی نہ کرو۔ اور ضرورت کے وقت بھیڑ کا جذعہ کرلو۔

"عن جابر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذ بحوا جذعۃ من الضان" (رواہ الجماعۃ الا البخاری کذا فی منتقی الخیار)

مسنہ ہر جانور میں سے ثنی کو کہتے ہیں۔ اور ثنی کہتے ہیں بکری میں سے جو ایک سال کا ہو۔ اور دوسرا شروع ہو اور گائے بھینس میں جو دو سال کا ہو اور تیسرا شروع اور اونٹ کا جو پانچ سال کا ہو چھٹا شروع ہو۔

اور شرط یہ ہے کہ جانور قربانی کا تنے عیوب سے خالی ہو۔ اول یہ کہ سینگ اس کا آدھا یا آدھے سے زیادہ نہ کٹا ہوا ہو۔ دوسرے اسی طرح کان نہ کٹا ہو۔ تیسرے کانا یا اندھا نہ ہو۔ چوتھے یہ کہ ظاہراً لنگڑا نہ ہو۔ پانچویں یہ کہ بہت بیمار نہ ہو۔ چھٹے یہ کہ اتنا بوڑھا نہ ہو کہ اس کی ہڈی کا گودا نہ باقی رہا ہو ساتویں یہ کہ اس کا کان نہ پھٹا ہو۔

اور حنفی مذہب میں بھی ان سب عیوب سے خالی ہونا چاہیے اور سوا تکے دُم بھی اس کی نصف سے زیادہ نہ کٹی ہو مگر یہ کہ سینگ کٹے ہوئے ہوں یا کان پھٹا یہ حنفی مذہب میں عیب نہیں۔ اور کان آدھے سے زیادہ کٹا ہو تب عیب ہے۔ ورنہ نہیں۔

"ولا یضحی بالعمیاء والعوراء والعرجاء التی لا تمشی الا النسک ولا الجفاء ولا تجزی مقطوعۃ الاذن والذنب ولا التی ذہب اکثر اذنہا وذنبہا وان بقی اکثر الاذن والذنب جاز ویجوزان یضحی الجماء انتہی مافی الہدایۃ"

اور یہ عیب جب معتبر ہیں۔ کہ وقت خریدنے کے موجود ہوں۔ اور جب وقت خریدنے ک ے جمیع عیوب مذکورہ سے مبرا تھا۔ اور بہ نیت قربانی کے جمیع عیوب سے سالم خرید

لیا۔ تب کوئی نیا عیب حادث ہوا تو اس کی قربانی صحیح ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

"وعن ابی سعید قال اشتریت کبشا اضحی بہ فعدي الذئب فاخذ الالیۃ قال فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح بہ" (رواہ احمد وہو دلیل علی ان العیب الحادث بعد التعین لا یضر انتہی کذا فی المنتقی)

اور حنفی مذہب میں امیر تو دوسری بدل لے اور غریب کے لیے وہی صحیح اور کافی ہے۔

"وہذا الذي ذکرنا اذا کانت ہذہ لعیوب قائمۃ وقت الشراء ولو اشتراہا سلیمۃ ثم تصیب بعیب مانع ان کان غنیا علیہ غیرہ وان کان فقیرا تجزیۃ ہذہ لان الوجوب علی الغنی باشرع ابتداء لا بالشراء فلم تفین بہ وعلی الفقیر بشرائہ بنیۃ الاضحیۃ فتعینت انتہی ما فی الہدایۃ"

اور خصی کی قربانی جائز ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے خصی کی قربانی کی ہے۔

"وعن عائشۃ قالت ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین سمینین عزیمین الملجین اقرنین موجوئین" (رواہ احمد انتہی ما فی منتقی الاخبار)

اور بہت سی حدیثیں اس مضمون کی آئی ہیں۔ بخوف تطویل ایک ہی پر اکتفا کیا۔ حنفی مذہب میں بھی ہے۔

"ویجوز ان یضحی بالجماء والخصی لان لحمہا اطیب وقد صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ضحی بکبشین الملحین مرجوئین انتہی ما فی الہدایۃ ملخصا بقدر الحاجۃ"

اور قربانی میں سے ازروئے قرآن وحدیث کے خود کھائے اور فقیروں محتاجوں کو کھلائے کوئی تقیید نہیں کہ کس قدر کھائے اور کس قدر فقیروں کو دے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۳۶ سورۃ الحج

'کھاؤ اس میں سے اور کھلاؤ' بے سوال فقیر اور سوال کرنیوالوں کو اور حنفی مذہب میں مستحب ہے کہ تہائی فقیروں محتاجوں کو دے۔

"یاکل من لحم الاضحیۃ ویطعم الاغنیاء والفقراء ویدخر ویستحب ان لا ینقص الصدقۃ عن الثلث انتہی ما فی الہدایۃ ملخصا"

اور قصاب کی اجرت قربانی میں نہ دے۔ اپنے پاس سے علیحدہ دے۔

"عن علی قال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقمت علی البدن فامرنی فقسمت لحومہا ثم امرنی فقسمت جلالہا وجلودہا وقال سفیان حدثنی عبد الکریم عن عبد الرحمان بن ابی لیلی عن علی قال امرنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی البدن ولا اعطی منہا شیئا فی جزارتہا" (رواہ البخاری)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے بھیجا مجھ کو نبی کریم ﷺ نے پس کھڑا ہوا میں قربانیوں پر پس حکم کیا مجھ کو پس تقسیم کیا میں نے گوشت ان کا۔ پھر حکم کیا مجھ کو پس تقسیم کی میں نے جھولیں ان کی اور چمڑے ان کے اور کہا سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث سنائی مجھ کو عبدالکریم نے مجاہد سے اور اس نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم کیا مجھ کو پیغمبر ﷺ نے یہ کہ کھڑا ہوں میں۔ قربانیوں پر اور نہ دوں ان سے قصائی کی اجرت میں کچھ اور قربانی کے چمڑوں کو یا تو صدقہ کردے۔'' جیسا کہ حدیث بالا سے ظاہر ہے۔ یا اس سے کوئی چیز استعمال کی مثل مشک ڈول وغیرہ کے بنا لے بیچے نہیں جیسا کہ حدیث مذکورہ بالا سے ظاہر ہے۔ اور حنفی مذہب میں بھی یہی ہے۔

"ویتصدق بجلدہا لانہ جزء منہا او یعمل منہ الہ تستعمل فی البیت کالنطع والجراب والغربال وغیرہا انتہی ما فی الہدایۃ"

محمد عبیداللہ مصنف تحفۃ الہند۔ حررہ العاجزالمیین محمد یٰسین الرحیم آبادی ثم العظیم آبادی(2)۔ محمد عبدالحمید غفرلہ۔ (مہر) سید محمد نزیر حسین فتاویٰ نزیریہ ص456)

1۔ دیہاتیوں کے استثناء کےلئے کوئی صریح مرفوع حدیث بطور دلیل ہمیں نہیں ملی۔ (محمد دائود راز)

2۔ معہ مواہیر دیگر علماء کرام رحمۃ اللہ علیھم اجمعین

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد01 ص803-808

محدث فتویٰ